

پہلی بات :

صنف غزل عربی اور فارسی شاعری کی روایات اور لفظیات لے کر اُردو میں آئی تھی۔ اُردو غزل نے ہندوستانی تہذیب کے اثرات بھی قبول کیے۔ جدید اُردو غزلوں میں جہاں نئے موضوعات اور نئے خیالات ملتے ہیں، وہیں ہندی الفاظ کا استعمال بھی نئے رنگ و آہنگ کا پتا دیتا ہے۔ ذیل کی غزل میں یہ رنگ دیکھا جاسکتا ہے۔

جان پہچان :

ظفر کلیم کا اصل نام شمشیر خاں ہے۔ وہ ۵ دسمبر ۱۹۳۸ء کو ناگپور میں پیدا ہوئے۔ عربی فارسی کی تعلیم انھوں نے جامعہ عربیہ اسلامیہ، ناگپور میں حاصل کی۔ ۱۹۵۸ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ وہ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۹۰ء تک شعبہ درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ وہ طالب علمی کے زمانے ہی سے شعر کہہ رہے ہیں۔ انھوں نے ابتدا میں روایتی طرز کی شاعری کی اس کے بعد جدید لب و لہجے کی طرف راغب ہوئے۔ ’طلسم غزل‘ (۱۹۸۱ء) اور ’نوائے حرفِ نموش‘ ان کی غزلوں کے مجموعے ہیں۔

من میں کیا ہے ، بولونا چپ کیوں ہو ، لب کھولونا
صدقے تم پر نیند مری میں جاگوں ، تم سولونا
لب میلے ہو جاتے ہیں عیب کسی کے کھولونا
جھوٹ سے حاصل کیا ہوگا سچ کے موتی رولونا
زہر بھرا ہے سانسوں میں ان میں امرت گھولونا
تن تو دھو دھو صاف کیا من بھی تھوڑا دھولونا
وہ پانی ، تم آگ ظفر
کیا گتھی ہے ، کھولونا

معانی و اشارات

امرت گھولنا - اچھا برتاؤ / اچھی باتیں کر کے ماحول کو موافق کرنا
To soften the rigidity
گتھی - اُلجھن، راز
Secret, puzzle

لب کھولنا - کچھ کہنا
لب میلے ہونا - برا اثر پڑنا
موتی رولنا - موتی چُننا
Say something
Resulting bad impact
Choosing pearls

